آنریری کیپٹن (ر) عبداللہ خان کی علمی و ادبی خدمات

ڈاکٹر طاہر مسعود قاضی

Dr. Tahir Masood Qazi

Chairman, Department of Aloom-e-Islamiya,

Lahore Garrison University, Lahore.

Abstract:

This article introduces the literary work of Honorary Captain Abdullah Khan. He was born in a village "Basal" district Attock. After getting his primary education he joined Pakistan army. He served in a various unites of the army all over the country. Not only he prarticipated in the Wars of 1965 and 1971, but also represented Pakistan in various countries of the world. Acknowledging his remarkable services to the nation. Pakistan Army rewarded him so many awards and distinctions. Prior to his retirement he diverted his attention to the literary activities. He wrote some books e.g. "Kabah Musherfah", "Mazameen-e-Barq", "Makateeb Banam Abdullah Khan" and "Attock: Tareekh-o-Siqafat". He also wrote a travelogue "Swan se Swan Tak" which is much informative. In this article a review of his books is presented to the readers so that his literary status may be introduced.

کیپٹن (ریٹائرڈ) عبداللہ خان ضلع اٹک کے مردم خیز خطے کے ایک گاؤں ’بسال‘ میں ۱۹۴۱ء میں پیدا ہوئے- وہ ۱۹۵۸ء میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد آرٹلری میں بھرتی ہو گئے۔ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد آرٹلری کی ایک قدیم رجمنٹ ’’ہیوی ک ک رجمنٹ‘‘ میں ۱۹۵۹ء میں پوسٹ ہوئے۔ وہ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں مسرور بیس کے دفاع پر مامور تھے۔ جنگ کے خاتمے پر عبداللہ خان نے ۱۹۶۶ء میں کراچی سے ایف۔اے کا امتحان پاس کیا۔۱۹۷۱ء میں سکول آف آرٹلری کے کورسز میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ میں سرگودھا ایئر بیس پر بطور نمبر ون ریڈار آپریٹر فرائض سرانجام دیے۔ دسمبر ۱۹۷۲ء میں نائب صوبیدار کے عہدہ پر ترقی ملی۔ وہ سکول آف آرٹلری میں چار سال تک بحیثیت انسٹرکٹر بھی خدمات سرانجام دیتے رہے- انہیں نومبر ۱۹۸۴ء میں رجمنٹل صوبیدار میجر کی عارضی ڈیوٹی سونپی گئی اور جنوری ۱۹۸۵ء میں انہیں صوبیدار میجر بنا دیا گیا۔۱۹۸۸ء میں عبداللہ خان کو آنریری لیفٹننٹ بنایا گیا۔۱۹۸۹ء میں انہیں آنریری کیپٹن بنایا

گیا۔ ۱۹۹۰ء میں عبداللہ خان ایئر ڈیفینس رجمنٹ سے ریٹائر ہو گئے۔ دوران ملازمت عبداللہ خان کو کئی فوجی اعزازت سے بھی نوازا گیا۔ عسکری تربیت نے ان کی شخصیت میں ایک واضح نکھار پیدا کیا۔ پوٹھوہار کی سرزمین کا یہ سپوت اپنی ابتدائی زندگی سے لے کر اب تک مسلسل کامیابی کے زینے طے کرتا نظر آتا ہے۔ عسکری زندگی سے سبکدوشی کے بعد وہ مسلسل قلم تھامے ہوئے ملتے ہیں۔ ان کی کتابوں میں ''حدائق نور''، ''کعبہ مشرفہ''، ''مکاتیب عزیز''، ''مضامین برق''، ''والذین معہٗ''، ''اٹک تاریخ وثقافت''، ''تاریخ اٹک''، ''سواں سے سواں تک'' اور ''مکاتیب بنام عبداللہ خان'' شامل ہیں۔ ذیل میں ان کی کتب کا تعارفی نوٹ اس طرح ہے:

حدائق نور کیپٹن (ر) عبداللہ خان کی پہلی باقاعدہ تصنیف ہے۔ یہ حرمین شریفین کے مقامات مقدسہ کا تاریخی و جغرافیائی جائزہ ہے۔ اس کتاب کو ادارہ مطبوعات ن والقلم نے ۲۰۰۱ء میں پہلی بار شائع کیا۔ ۱۴۴ صفحات پر پھیلی اس کتاب کی وجہ تصنیف خود مصنف کے بقول یہ ہے:

> ''میں نے دوران حج ہی ارادہ کر لیا تھا کہ زائرین کرام کے ہاتھوں میں ایک ایسی مختصر مگر جامع کتاب ہونا چاہیے جس کے ذریعہ وہ ان تمام متبرک مقامات اور مقدس مقامات کی تاریخی وجغرافیائی اہمیت و پس منظر سے آگاہ ہوسکیں۔ اس موضوع پر شاید ایسی بہت سی کتابیں موجود ہونگی لیکن ان کی ضخامت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ انہیں حاجی صاحبان اپنے ساتھ اٹھا کر نہیں لے جاسکتے۔ اس لیے میں نے سوچا کہ مقامات مقدسہ اور زیارات کا ذکر اس انداز میں کیا جائے کہ ضخامت بھی نہ بڑھنے پائے اور مقصد بھی پورا ہو سکے۔''
> (ص:10)

یہ کتاب مکۃ المکرّمہ اور مدینہ منورہ کے تاریخی پس منظر کے ذکر جمیل کے ساتھ ساتھ ان نقوش مقدسہ کے تذکرہ پر بھی مشتمل ہے جو ایک زائر حرمین کو سعادتیں سمیٹنے میں ممد ومعاون ہوسکتا ہے، برادرم سید شاکر القادری نے کتاب پر اپنا صائب تبصرہ کچھ اس طرح تحریر کیا ہے:

> اگرچہ کتاب کا طرز تحریر اور انداز بیان اپنے قاری کو ادبیاتی چاشنی اور لذت سے ہمکنار نہیں کرتا لیکن حصول مقصد میں کسی بھی لحاظ سے اپنے قاری کو محروم نہیں رکھتا۔ (بیک پیج کتاب مذکور)

تاہم یہاں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ''حدائق نور'' مصنف کی وہ پہلی تصنیف ہے جس نے فاضل مصنف کے رہوار قلم کو حوصلہ اور روانی کے ساتھ ساتھ مزید برکات سمیٹنے اور آگے بڑھتے جانے کی راہ دکھائی۔ تصنیف وتالیف کے افق پر پہلی اڑان بھرنے کے بعد ان کے قلم کی پرواز دنیائے ارضی پر بنی مکعبی ساخت کی عمارت کعبہ مشرفہ سے جا ہمکنار ہوئی۔

''کعبہ مشرفہ۔ مرکز دین ودنیا'' عبداللہ خان کی مرتب کردہ دوسری کتاب ہے جسے ۲۰۰۳ء میں ادارہ متذکرہ بالا نے ہی شائع کیا۔ ۱۷۶ صفحات کی اس کتاب کا تعارف کرواتے ہوئے خود مرتب نگار نے تحریر کیا:

> ''اگرچہ کتب تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں کعبہ مشرفہ کو دین اور دنیا کا مرکز ثابت کرنے کی بے شمار کوششیں کی گئی ہیں لیکن اس موضوع پر ایک علیحدہ کتاب میری نظر سے نہیں

گزری (۔۔۔۔۔) میں نے کوشش کی ہے کہ دونوں موضوعات (مرکز دین اور دنیا) پر الگ الگ بحث کی جائے تاکہ قاری حضرات دونوں حیثیتوں میں کعبہ مشرفہ کی حقیقت کو جان سکیں۔'' (ص:8)

بنیادی طور پر اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ کعبۃ اللہ کی دینی مرکزیت کو اجاگر کرتا ہے جبکہ دوسرا حصہ کعبہ مشرفہ کی موجود دنیائے ارضی پر مرکزیت کے محوری نقطۂ پر مشتمل ہے۔ فاضل ترتیب نگار نے بالخصوص دوسرے حصہ پر خاصی محنت کی ہے اور نقشہ جات کو بطور ضمیمہ کتاب کا حصہ بنایا ہے۔ ایک عام قاری کے لیے صفحہ ۱۳۷ پر لگایا گیا وہ نقشہ نہایت اہمیت کا حامل ہے جو دنیاء کے نقشہ پر موجود سیاسی تقسیم کے مطابق مختلف ممالک کی مکہ مکرمہ سے سمت اور محل وقوع کو اجاگر کرتا ہے۔ اس نقشہ سے بآسانی یہ پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ کون سا ملک کعبہ مشرفہ کی کس سمت اور کتنی ڈگری پر واقع ہے۔ ترتیب نگار نیقدیم اور جدید جغرافیہ دانوں کے نقشوں اور طریقوں کو پیش نظر رکھ کر عرق ریزی کرتے ہوئے قاری کو عمدہ معلوموت فراہم کی ہیں۔

مکاتیب عزیز کیپٹن (ر) عبداللہ خان کی تیسری کتاب ہے جو پروفیسر غلام ربانی عزیز مرحوم کے ۱۴۸ خطوط کا مجموعہ ہے جنھیں عبداللہ خان نے ترتیب وتہذیب اور تحشیہ کے ساتھ شائع کیا۔ پروفیسر غلام ربانی عزیز کا شمار برصغیر کے اکابر علما میں ہوتا ہے جنھوں نے زندگی بھر علم اور صاحبان علم سے رابطہ استوار رکھا۔ زیرِنظر مجموعہ مکاتیب علما سے ان کے رابطہ کی ایک جھلک پیش کرتا ہے۔ ۳۳۶ صفحات پر پھیلے اس مجموعہ مکاتیب میں پرورش لوح وقلم کرنے والی گیارہ شخصیات اور دو (۲) اداروں کے نام ان کے خطوط اٹک کی علمی دلچسپی اور زندگی کے نقوش کو واضح کرتے ہیں۔ مکتوب الیہم کی فہرست میں ڈاکٹر احمد حسن قلعداری، ڈاکٹر ظہور الدین احمد، خواجہ عبد نظام حکیم محمد سعید، ڈاکٹر قاری فیوض الرحمان وغیرہ جیسی نمایاں شخصیات شامل ہیں۔ مکاتیب عزیز کی اشاعت پر ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد نے کیپٹن عبداللہ خان کی تحسین کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:

''(۔۔۔۔۔) کیپٹن صاحب بلاشبہ تحسین کے سزاوار ہیں کہ انہون نے اس مشکل اور محنت طلب کام کو خوش اسلوبی سے مکمل کیا ہے۔ ان کی محنت اور ریاضت نے ان جواہر پاروں کو حیات دوام بخش دی ہے جن میں ایک ثقہ عالم اور ادیب کی زندگی سانس لیتی محسوس ہوتی ہے۔'' (بیک پیج کتاب مذکور)

کیپٹن (ر) عبداللہ خان نے مکتوب الیہم کے احوال و آثار کے ساتھ مکتوبات کے حاشی لکھ کر قاری کی تفہیم کے لیے عمدہ معلومات فراہم کی ہیں جن کے درج کرنے سے اس مجموعہ کی افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

پروفیسر غلام ربانی عزیز کے اس مجموعہ مکاتیب کو مرتب کرنے کے بعد کیپٹن (ر) عبداللہ خان نے پروفیسر عزیز کے برادر خورد ڈاکٹر غلام جیلانی برق کے متفرق مضامین کو مضامین برق کے عنوان سے مرتب کر ڈالا۔ یہ کتاب ۲۰۰۸ء میں سرمد اکیڈمی اٹک نے شائع کی۔ اس مجموعہ مضامین میں ڈاکٹر برق کے تیس (۳۰) مضامین شامل ہیں جو ۱۹۲۶ء سے ۱۹۴۷ء کے عرصہ کے دوران تحریر کیے گئے۔ زیرِنظر مجموعہ میں علمی وادبی موضوعات کے ساتھ ساتھ سیاسی وسماجی مضامین بھی شامل ہیں یہ مضامین نہ صرف عصری منظرنامے میں اہمیت کے حامل ہیں بلکہ اس عہد کی سیاسی وسماجی تحاریک پر بھی روشنی ڈال رہے ہیں۔ ان مضامین سے غلام جیلانی برق کے فکری ارتقاء کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔ برادرم ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر صدر شعبہ اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے مضامین برق پر اپنی رائے تحریر کرتے ہوئے اس مجموعہ کی اہمیت کا کچھ اس طرح ذکر کیا ہے:

''برق صاحب کے فکری منہاج اور تحقیقی مباحث سے تو اختلاف ہوسکتا ہے لیکن ان کا انداز نگارش اپنے اندر حسن اور رعنائی کے جو روپے رکھتا ہے، ان کی بدولت یہ تحریریں قارئین کو اپنے حصار میں رکھنے کی پوری صلاحیت سے بہرہ ور ہیں۔ڈاکٹر برق کا شمار اپنے عہد کے نامور اہل قلم میں ہوتا ہے اس لیے ان کی تحریروں کی اپنی ایک اہمیت و افادیت ہے۔۲۷۰ صفحات کی ضخامت کے ساتھ مضامین برق کو مرتب اور شائع کر کے کیپٹن (ر) عبداللہ خان نے نہ صرف ڈاکٹر برق کی بڑائی اور کمال کا اعتراف کیا ہے بلکہ علم و ادب کی خدمت کا فرض کفایہ بھی سرانجام دیا ہے۔'' (بیک پیج کتاب مذکور)

والذین معہ کیپٹن (ر) عبداللہ خان کے دینی ذوق وشوق کی آئینہ دار کتاب ہے- یہ ان صحابہ وصحابیات (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا تذکرہ ہے جن کے بارے میں قرآن حکیم کا نزول ہوا۔ ان قدسی صفات شخصیات میں چاروں خلفائے راشدین، تین امہات المومنین اور دو صحابیات کے علاوہ ۳۶ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ذکر شامل ہے۔ان مقدس ہستیوں کے تعارفی نوٹ پر مشتمل یہ کتاب ۲۸۸ صفحات پر محیط ہے۔ فاضل مرتب نگار نیا مہات المومنین، خلفائے راشدین اور صحابیات کو الگ الگ عنوان تلے درج کر کے باقی صحابہ کرام کر ناموں کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا ہے۔ترتیب نگار کے پیش لفظ کے علاوہ کسی اور صاحب علم کی رائے اس کتاب پر درج نہیں مگر خود اپنا تعارف ہوا بہار کی ہے۔امہات المومنین اور صحابہ و صحابیات کا نور نور تذکرہ اس کتاب کا وہ خصوصی حوالہ ہے جس کو قرآنی حوالہ کے علاوہ کسی اور حوالہ وتعارف کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ان برگزیدہ ہستیوں سے محبت کا حوالہ کیپٹن عبداللہ خان کا نشان امتیاز بھی ہے۔

اٹک: تاریخ وثقافت کیپٹن عبداللہ خان کی وہ کتاب ہے جو ڈسٹرکٹ گزیٹیر ۱۹۳۰ء کے منتخب مقالات کا ترجمہ ہے۔ ۱۶۰ صفحات کی یہ کتاب ۲۰۱۲ء میں چھپی ہے۔ بنیادی طور پر یہ تحریر تو سی سی گاربیٹ کی ہے مگر اس کے منتخب مقالات کو کیپٹن عبداللہ خان نے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔سید شاکر القادری نے اس کتاب پر لکھا ہے کہ:

''کیپٹن عبداللہ خان صاحب نے انتہائی محنت اور ریاضت کے ساتھ اس ترجمہ کے ذریعہ اردو دان طبقہ کو ضلع اٹک کی تاریخ اور ثقافت سے آگاہ کرنے کی کامیاب سعی کی ہے، جس پر وہ بلاشبہ داد وتحسین کے سزاوار ہیں۔ یہ کتاب ڈسٹرکٹ اٹک کے گزیٹیر ۱۹۳۰ء کے حصہ اول میں سے صرف ایک باب کے ترجمہ پر مشتمل ہے مگر خود اپنی طرف سے مترجم نے بطور ضمیمہ کے کھٹڑ قبیلہ کے بارے چند غلط فہمیوں کا تذکرہ کیا ہے اور پھر اس کا جواب بھی دینے کی کوشش کی ہے دراصل خود مترجم کا تعلق اسی قبیلہ کے ساتھ ہے جس کے ساتھ ان کی دلچسپی ایک فطری امر ہے۔ بہر طور مترجم نیا ردو قارئین تک ''اٹک'' اور اس سے ملحق علاقوں کی تاریخ اور ثقافت کی بابت معلومات بہم پہنچانے کی ایک عمدہ کاوش کی ہے، جس پر قارئین کی جانب سے اس ان کی پزیرائی اس ترجمہ کی مقبولیت پر داد وتحسین ہے۔'' (بیک پیج کتاب مذکور)

تاریخ اٹک کیپٹن عبداللہ خان کا ایک مبسوط کام ہے جسے ۲۰۱۴ء میں ۳۶۰ صفحات کی ضخامت کے ساتھ لاہور کے مشہور بک پبلشر ''الفیصل'' نے شائع کیا ہے۔الفیصل کی گزیٹیر سیریز کے تحت راولپنڈی، ملتان، بہاولپور اور کشمیر ولداخ کے

گز یٹیر کے اردو تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ان میں سے اٹک ڈسٹرکٹ گز یٹیر ۱۹۳۳ء کے اردو ترجمہ کو تاریخ اٹک کے عنوان سے کیپٹن عبداللہ خان کا زیرِنظر ترجمہ شائع ہونا عبداللہ خان کے کام پر اعتماد کا غماض ہے۔خود مترجم کے بقول یہ ترجمہ انہوں نے جون ۲۰۱۰ء میں مکمل کرلیا تھا اور اس پر نظر ثانی بھی انہوں نے ۲۰۱۲ء میں کر لی تھی۔مترجم کو اس بات کا اعتراف ہے کہ کسی کتاب کا انگریزی سے اردو ترجمہ کرنے میں ان کا یہ پہلا تجربہ ہے۔ان کے الفاظ میں:

''اقرار کرتا ہوں کہ شاید میں اس کا حق اچھی طرح ادا نہیں کر سکا ہوں گا لیکن میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ اس سے پہلیا گرچہ بہت لوگوں نے ارادہ کیا لیکن شاید وہ تھک گئے اور ہمت ہار گئے کہ اس کو مکمل نہ کر سکے جبکہ میں نے اسے نہ صرف مکمل کیا بلکہ اہل اٹک کے سامنے پیش بھی کر دیا لہذا اتنی داد تو ملنی چاہیے۔''(ص:11)

جی ہاں اس کاوش اور تسلسل پر وہ واقعی داد و تحسین کے مستحق ہیں۔البتہ ترجمہ کرنا تو ایک خاص فن ہے جو خاصا مشکل کام ہے جب تک کہ ہر دو زبانوں پر گہرا عبور حاصل نہ ہو اور پھر زبان کی نزاکتون کے ساتھ ساتھ موضوع کی نزاکتوں کا ادراک بھی بہت ضروری ہے۔

صاحبانِ علم و دانش اس بابت بہتر فیصلہ صادر کر سکتے ہیں کہ فاضل مترجم اس فن میں کس حد تک کامیاب رہے ہیں مگر قارئین کی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئےموضوع کے انتخاب میں مترجم کو داد دینا بہر طور ضرور ان کا حق بنتا ہے۔

سواں سے سواں تک کے عنوان سے مغربی آسٹریلیا کے سفر کی ڈائری ہے۔خود مصنف کے الفاظ میں اس کتاب کا تعارف یہ ہے:

''یہ سفر نامہ نہیں ہے اور نہ ہی سفر نامہ لکھنے کا مجھے کوئی سلیقہ ہے۔یہ محض ایک ایسے مسافر کی ڈائری ہے جو اپنے اہل و عیال کو ملنے قطب جنوبی کے نزدیک بحر ہند اور بحر الکاہل کے سنگم پر آباد ایک شہر میں گیا تھا۔یہ شہر براعظم آسٹریلیا کی ریاست مغربی آسٹریلیا کا دارالحکومت پرتھ ہے۔اور یہ ڈائری اسی مشہور شہر اور اس کے گرد و نواح کے مشاہدات پر مشتمل ہے۔لیکن اس میں پورے آسٹریلیا کے نظام حکومت، معاشرتی، معاشی اور تہذیبی اقدار اور تاریخ کی عکاسی کی گئی ہے۔''(ص:)

عرض ناشر کے عنوان تلے سید شاکر القادری نے اپنی رائے میں تحریر کیا ہے کہ:

''کتاب کی تحریر کسی ادبی رنگ و اسلوب کی حامل نہیں تاہم اتنی دلچسپ ہے کہ اگر آپ نے اس کا مطالعہ شروع کر دیا تو اسے ایک ہی نشست میں ختم کیے بغیر نہیں رہیں گے۔۲۰۱۵ء میں منصۂ شہود پر آنے والی ۱۶۰ صفحات کی یہ کتاب کیپٹن عبداللہ خان کے علمی سفر اور علمی ذوق کے تسلسل کا بیانیہ بھی ہے اور لگن کی غماض بھی۔وہ ۲۰۰۱ء سے ۲۰۱۵ء تک مسلسل میدان عمل میں نظر آتے ہیں۔کیپٹن عبداللہ خان پوٹھوہار کے دامن سے گزرنے والے دریائے سواں کی طرح مسلسل میدان علم و ادب میں اپنی تگ و تاز کی داستان رقم کر رہے ہیں۔سواں سے سواں تک قارئین کو معلومات بہم پہنچانے کی اس خوش ذوقی کو مصنف نے

اپنے ابتدائی روزنامچہ نویسی سے کشید کیا ہے۔'' (ص:)

مکاتیب بنام کیپٹن عبداللہ خان جولائی ۲۰۱۹ء میں شائع ہونے والی کتاب ہے۔ یہ مشاہیر کے وہ خطوط ہیں جنہیں خود عبداللہ خان نے ترتیب وتحشیہ کے ساتھ ادارہ جمالیات اٹک سے شائع کروایا ہے۔ان مشاہیر میں احمد ندیم قاسمی، پروین ملک،افتخار عارف، شریف کنجاہی،ڈاکٹر ظہورالدین احمد، عبد العزیز خالد، پروفیسر فتح محمد ملک،ڈاکٹر غلام جیلانی برق، پرفیسر غلام ربانی عزیز سمیت ۲۶ شخصیات شامل ہیں۔کیپٹن عبداللہ خان نے ان قدآور محققین وادبا کے خطوط کو شائع کر کے نہ صرف ان مکاتیب کی تاریخی ودستاویزی اہمیت کا احساس کیا ہے بلکہ تیز ترین ٹیکنالوجی کے اس دور میں مکتوب نگاری کی دم توڑتی روایت کے ماحول میں مکتوب نگاری کو سہارا دینے کی سعی بھی کی ہے۔

صاحب کتاب عساکر پاکستان کا حصہ رہے مگر اپنی عسکری زندگی میں وہ صاحب سیف تو تھے لیکن صاحب قلم نہیں تھے۔عسکری خدمات کی بجا آوری کے بعد ۹/۸ تصنیفات وتالیفات سے میدان قلم وقرطاس میں باوجود پیرانہ سالی کے اپنی عسکری تربیت کو کام میں لاتے ہوئے محنت کی عادت سے اپنے وہ علمی ذوق کو آگے بڑھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔عبداللہ خان کیاس علمی وعملی سفر کو دیکھتے ہوئے بجا طور پر ہم یہ توقع کر سکتے ہیں کہ ضلع اٹک کا یہ سپوت ان شاءاللہ مزید کامیابیاں سمیٹے گا اور اپنا اور اپنے علاقے کا مزید نام روشن کرتا رہے گا۔اللہ کریم ان کے علمی ذوق شوق میں مزید برکتیں عطا فرمائے (آمین بجاہ النبی الکریم)۔

حوالہ جات

۱۔ عبداللہ خان،کیپٹن (ر)،حدائق نور،اٹک:ادارہ ن والقلم،۲۰۰۱ء

۲۔ عبداللہ خان،کیپٹن (ر)،کعبہ مشرفہ،اٹک:ادارہ ن والقلم،۲۰۰۳ء

۳۔ عبداللہ خان،کیپٹن (ر)،مکاتیب عزیز،اٹک: ناشر:خود مصنف،س ن

۴۔ عبداللہ خان،کیپٹن (ر)،مضامین برق،اٹک: سرمد اکیڈمی،۲۰۰۸ء

۵۔ عبداللہ خان،کیپٹن (ر)،والذین معہ،اٹک:القلم ادارہ مطبوعات،۲۰۰۹ء

۶۔ عبداللہ خان،کیپٹن (ر)،اٹک۔تاریخ وثقافت،اٹک:القلم ادارہ مطبوعات،۲۰۱۲ء

۷۔ عبداللہ خان،کیپٹن (ر)،تاریخ اٹک،لاہور:الفیصل ناشران وتاجران کتب،۲۰۱۴ء

۸۔ عبداللہ خان،کیپٹن (ر)،سواں سے سواں تک،۲۰۱۵ء

۹۔ عبداللہ خان،کیپٹن (ر)،مکاتیب بنام عبداللہ،اٹک: جمالیات پبلی کیشنز،۲۰۱۹ء

☆......☆......☆